بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ مسیح موعودؑ نمبر

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز پیر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۲۰ امان ۱۳۵۷ہش ۲۰ مارچ ۱۹۷۸ء | نمبر ۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است | خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

میرے جان و دل محمدؐ کے جمال پر فدا ہیں ۔ اور میری خاک آلِ محمدؐ کے کوچے پر قربان ہے

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش | در ہر مکان ندائے جمالِ محمدؐ است

میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا اور عقل کے کانوں سے سنا ۔ ہر جگہ محمدؐ کے حسین کا شہرہ ہے

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم | یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

معارف کا یہ دریائے رواں جو میں مخلوقِ خدا کو دے رہا ہوں ۔ یہ محمدؐ کے کمالات کے سمندر میں سے ایک قطرہ ہے

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی ست | ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

یہ میری آگ محمدؐ کے عشق کی آگ کا ایک حصہ ہے ۔ اور میرا پانی محمدؐ کے مصفا پانی میں سے لیا ہوا ہے

(اخبار ریاض ہند امرتسر مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ امان ۱۳۵۷ ہش
۲۰ مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی فتح اور اقبال کے دن قریب ہیں

انیسویں صدی کے اواخر میں روئے زمین پر اسلامی مملکتیں ایک ایک کر کے ختم ہو چکی تھیں اور مغرب کی عیسائی طاقتیں بلائے بے درماں کی طرح ان علاقوں پر قابض ہو کر جو کبھی مسلمانوں کے زیر نگیں تھے وہاں اپنے پنجے گاڑتے اور اپنے اقتدار کو مستحکم کرنے میں کامیاب ہو چکی تھیں اور دوسری طرف مسلمانوں کا نکبت و ادبار اور زوال و اضمحلال اور اخلاقی و روحانی انحطاط اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا اور ادیانِ باطلہ کے پے در پے حملوں کی وجہ سے مسلمان شکست خوردگی اور مایوسی کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر چکے تھے اور بالخصوص عیسائیت مغربی طاقتوں کے سیاسی غلبہ و استیلاء کی آڑ میں اسلام کو روئے زمین سے کالعدم کرنے پر تلی ہوئی تھی اور اسلام کے عنقریب نابود ہونے کی تعلّیوں سے اُس کے پادریوں اور مشنریوں نے آسمان سر پر اُٹھا رکھا تھا۔

مسلمانوں کے حوصلوں کو پست کرنے والے اور انہیں لرزہ براندام بنانے والے ایسے مایوس کن حالات میں ایک پُر رعب و پُر شوکت اور پُر تمکنت و پُر ہیبت آواز بلند ہوئی جس نے سب کو چونکا کر رکھ دیا۔ وہ آواز یہ تھی:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کو زندہ کرنا اب خدا چاہتا ہے۔"

(فتح اسلام)

یہ آواز تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے آقا و مطاع حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے بموجب اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبہ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا۔ اس آواز میں رُعب اور شوکت اور تمکنت اور ہیبت تھی اور اس میں عزم و یقین کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اسی لئے اپنے اور پرائے سب اس کا نوٹس لئے اور چونکے بغیر نہ رہے۔ مخالفینِ اسلام تو اسے سُن کر اس لئے ہکا بکا رہ گئے کہ وہ تو خود مسلمانوں کی زبان سے اسلام کے مرثیے سُننے کے عادی ہو چکے تھے۔ اسلام کے دنیا میں غالب آنے کا یہ پُر عزم و پُر یقین اعلان ان کے لئے سخت حیرت و استعجاب کا موجب تھا۔ انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اس میں پوشیدہ عزم اسلام کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے سے متعلق ان کے اپنے منصوبوں کو خاک میں ملا کر نہ رکھ دے۔ اسلام کا درد رکھنے والے اور اس کے غلبہ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے والے متقی اور پارسا افراد اس اعلان پر جھوم اُٹھے۔ وہ اعزاز اسلام کے لئے سارے آراموں کو کھونے اور ساری ذلتوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور انہوں نے آپ کے دستِ مبارک پر اپنے اللہ سے یہ عہد کیا کہ وہ محنت اور جانفشانی سے خواہ جگر خون ہو جائیں دریغ نہیں کریں گے اور اسلام کی زندگی کی خاطر اس راہ میں مرنے کو سعادتِ عظمیٰ تصور کریں گے۔

چنانچہ ایک طرف اسلام کی مخالفت میں اور دوسری طرف اس کے حق میں ایک زبردست جوش، سرگرمی اور دوڑ دھوپ کا آغاز ہوا اور ایسا تہلکہ مچا کہ پوری دنیا ہل کر رہ گئی۔ ایک عجیب منظر تھا۔ ایک طرف ادیانِ باطلہ اور ان کے کروڑوں کروڑ متبعین تھے اور دوسری طرف اسلام کا ایک جری پہلوان سب کو دعوتِ مبارزت دے رہا تھا۔ وہ دلائل و براہین اور نشان نمائی کے میدان میں انہیں مقابلہ کے لئے للکار رہا تھا۔ اُس نے خدائی تائید و نصرت اور آسمان سے نازل ہونے والے ہزاروں فرشتوں کی معیت کے بل بوتے پر یکہ و تنہا سب سے ہی جم کر لڑائی لڑی اور سب کو ہی زیر کیا اور سب کو ہی عاجز و درماندہ ہو کر اس کے آگے ہتھیار ڈالنے اور شکست تسلیم کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ چنانچہ اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل نے اسلام کی فتح اور اس کے مخالفین کی ذلت آمیز شکست کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے ببانگِ دہل یہ اعلان کیا:۔

"ان سب (غلبۂ اسلام کی بشارات پر مشتمل) الہامات میں یہ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذریعہ سے دینِ اسلام کی سچائی اور تمام مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کر دے گا۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب و تواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کر سکے۔ میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اُٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے؟ میں وہی ہوں جس کی نسبت یہ حدیث صحاح میں موجود ہے کہ اس کے عہد میں تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں میں کبھی نہیں چمکا ہو گا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۲)

اسلام کے اس جری بہادر و نڈر فتح نصیب جرنیل کے ذریعہ رونما ہونے والی ادیانِ باطلہ کی ذلت آمیز شکست اور اسلام کی فتح نمایاں کا اعتراف ۱۹۰۸ء میں اس کے وصال پر مرزا حیرت دہلوی نے اپنے اخبار کرزن گزٹ میں ان الفاظ میں کیا:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔۔۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔۔۔ اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں، مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔"

(اخبار کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

ادیانِ باطلہ کے بالمقابل اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی یہ جد و جہد اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل یعنی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ مسلسل جاری ہے اور موجودہ صدی کے دوران اس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہو کر پورے کرۂ ارض پر محیط ہو چکا ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ کے اکثر ممالک میں اس جماعت کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں اسلام پھیل رہا ہے جبکہ تمام دوسرے مذاہب بالخصوص عیسائیت کی ہر جگہ ہی سے صف لپیٹی جا رہی ہے۔ یہ جد و جہد عنقریب دوسری صدی میں داخل ہونے والی ہے جو خدائی انکشافات کے بموجب غلبۂ اسلام کی صدی ہے جس میں اسلام کو وہ عظیم الشان فتح ملنی مقدر ہے جس کی بشارت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے زیرِ قدم دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مُشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں (بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں)"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۳)

وہ وقت اور اسلام کی وہ عظیم الشان فتح جس کا وعدہ دیا گیا ہے اب دُور نہیں ہے بلکہ بالکل قریب آ پہنچا ہے۔ قیامِ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی شروع ہوتے ہی یہ عظیم الشان فتح پوری شان و شوکت اور جاہ و جلال کے ساتھ اُفقِ دنیا پر نمودار ہونا شروع ہو جائے گی۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے اسلام کے خلاف فلسفیانہ حملوں کو دُور کرنے اور دلائلِ قویّہ کے ساتھ قرآن کریم کی فضیلت ثابت کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے

مَیں نے جو کچھ پایا اپنے سیّد و مولیٰ خیر الورٰی حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتّباع سے پایا

اِسلام میرا دین ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے مقتدا ہیں اور قرآن کریم میرا ہادی میرا پیارا اور میری دستاویز ہے

"خدا تعالیٰ اِس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلبِ سلیم تھا یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزّوجل کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ مَیں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوا مگر مَیں نے کسی حصّۂ عمر میں بجز خدائے عزّوجل کے کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا... اور اس پیش محبّت کی وجہ سے مَیں ہرگز کسی ایسے مذہب پر راضی نہ ہوا جس کے عقائد خدا تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت کے برخلاف تھے یا کسی قسم کی توہین کو مستلزم تھے یہی وجہ ہے کہ عیسائی مذہب مجھے پسند نہ آیا... اسی طرح ہندو مذہب جس کی ایک شاخ آریہ مذہب ہے وہ سچائی کی حالت سے بالکل گرا ہوا ہے... ایسا ہی ان کے مشابہ دُنیا میں اور مذاہب بھی پائے جاتے ہیں مگر یہ سب مذاہب خدائے واحد لاشریک تک نہیں پہنچا سکتے اور طالب کو تاریکی میں چھوڑتے ہیں... ہاں یہ مبارک مذہب جس کا نام اسلام ہے وہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے اور وہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے پاک تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے... اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بُلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ... میرے لئے اِس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء خیر الورٰی حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا سو مَیں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصّہ پا سکتا ہے" ([illegible] ص ۲۵۷ [illegible] ۲۵۸)

"اِس زمانہ کے مجدّد کا نام مسیح موعود رکھنا اس مصلحت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ اس مجدّد کا عظیم الشان کام عیسائیت کے غلبہ کا توڑنا اور ان کے حملوں کو دفع کرنا اور ان کے فلسفہ کو جو مخالفِ قرآن ہے دلائل قویّہ کے ساتھ توڑنا اور ان پر اسلام کی حُجّت پوری کرنا ہے کیونکہ سب سے بڑی آفت اس زمانہ میں اسلام کے لئے جو بغیر تائیدِ الٰہی دُور نہیں ہو سکتی عیسائیوں کے فلسفیانہ حملے اور مذہبی نکتہ چینیاں ہیں جن کے دُور کرنے کے لئے ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آوے" (آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۳۴۱)

"مَیں ان تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں درج ہیں... مَیں ایک مسلمان ہوں۔ ایّھا المسلمون انا منکم و امامکم منکم بامر اللہ تعالیٰ۔ خلاصہ کلام یہ کہ مَیں محدّث اللہ ہوں اور مامور من اللہ ہوں اور باایں ہمہ مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں جو صدی چہاردہم کے لئے مسیح ابن مریم کی خصلت اور رنگ میں مجدّدِ دین ہو کر ربّ السمٰوات والارض کی طرف سے آیا ہوں مَیں مفتری نہیں ہوں وقد خاب من افترٰی۔ خدا تعالیٰ نے دُنیا پر نظر کی اور اس کو ظلمت میں پایا اور مصلحتِ عباد کیلئے اپنے عاجز بندہ کو خاص کر دیا۔ کیا تمہیں اس سے کچھ تعجب ہے کہ وعدہ کے موافق صدی کے سر پر ایک مجدّد بھیجا گیا اور جس نبی کے رنگ میں چاہا خدا تعالیٰ نے اسکو پیدا کیا۔ کیا ضرور نہ تھا کہ مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوتی۔ بھائیو! مَیں مصلح ہوں بدعتی نہیں اور معاذ اللہ مَیں کسی بدعت کے پھیلانے کیلئے نہیں آیا حق کے اظہار کیلئے آیا ہوں اور ہر ایک بات جس کا اثر اور نشان قرآن اور حدیث میں پایا نہ جائے اسکے برخلاف ہو وہ میرے نزدیک الحاد اور بے ایمانی ہے مگر ایسے لوگ تھوڑے ہیں جو کلامِ الٰہی کی تہ تک پہنچتے اور ربّانی پیشگوئیوں کے باریک بھیدوں کو سمجھتے۔ مَیں نے دین میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی بھائیو! میرا وہی دین ہے جو تمہارا دین ہے اور وہی رسول کریمؐ میرا مقتدا ہے جو تمہارا مقتدا ہے اور وہی قرآن شریف میرا ہادی ہے اور میرا پیارا اور میری دستاویز ہے جس کا ماننا تم پر بھی فرض ہے" (تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا یہی وقتِ ظہورِ مہدیٔ معہود ہے

دیدہ و دِل بھی خرد بھی نُطق بھی موجود ہے
آدمی میں آدمیت کِس لئے مفقود ہے

نوعِ انسانی کو لے آئی کہاں تہذیبِ نو
ذہن پر زن حکمراں ہے اور زر معبود ہے

دَورِ حاضر کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر گئی
رنگ و رونق کی دھنک دل پر مثالِ دُود ہے

حُسن کی محفل ہے آدابِ حیا سے بے خبر
عزّت و ناموس و غیرت کی فضا نابود ہے

کون اب آبِ صداقت سے نکھارے گا اسے
جس ردائے شوق کا باطل ہی تار و پُود ہے

ہیں زمیں پر زلزلے سیلاب طوفاں آندھیاں
عرش پر ذکرِ شہود و شاہد و مشہود ہے

حُرمتِ کعبہ پہ ہے ناپاک نظروں کا ہجوم
تاک میں پھر ابرہہ کی سعیِ نامسعود ہے

کیوں نگارِ شب ہے محوِ آئینۂ بدرِ تمام
کیا یہی وقتِ ظہورِ مہدیٔ معہود ہے

چاند اور سُورج ہوئے کس کے لئے تاریک و تار
اور پھر "اِنَّ لِمَھْدِیْنَا" سے کیا مقصود ہے

حرج انکارِ خلافت میں نہیں ہے کچھ اگر
ہے مقامِ غور پھر ابلیس کیوں مردُود ہے

آج پھر اہلِ حرم پر ابتلا کا وقت ہے
آج پھر ارضِ حرم کا راستہ مسدُود ہے

آج پھر یا رب کِسی گلزار کی تخلیق کر
"آگ ہے اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے"

عبدالمنان ناہید

قسم ربِّ محمدؐ کی محمدؐ ہیں رسول اپنے

یہ ثابت ہے کتاب اللہ کے مُحکم بیانوں سے
کہ اُترے گا نہ کوئی ابنِ مریم آسمانوں سے

وہ مہدیؑ اور مسیحاؑ جس نے اِس اُمّت میں آنا تھا
ہے ظاہر ہو چکا وہ اپنے سب سچّے نشانوں سے

کِیا اسلام اُس نے حُجّت و بُرہان سے غالب
لُٹایا مال ہر سُو دِیں کے رُوحانی خزانوں سے

اب اُس کے فیض سے اِسلام پھر دُنیا میں پھیلے گا
ہے ثابت یہ شہنشاہِ دو عالمؐ کے بیانوں سے

پیئیں گی تشنہ لب قومیں مئے عرفانِ قرآنی
مسیحائے محمدؐ کی جماعت کے جوانوں سے

امامت اُن کی انوارِ محمدؐ ہی کا پرتَو ہے
عیاں ہوگا یہ اُن پر جو سُنیں گے دل کے کانوں سے

اُٹھو دیکھو ہوئے ظلمت کدے ہر قوم کے روشن
غلامِ سرورِ عالمؐ کے تابندہ نشانوں سے

مساجد بن رہی ہیں سینکڑوں اکنافِ عالَم میں
فضائیں گونجتی ہیں روز و شب جن کی اذانوں سے

ہیں مصروفِ جہادِ دینِ حق "ناصر" کے سب خادم
صلیبی فلسفیوں سربراہوں نُکتہ دانوں سے

قسم ربِّ محمدؐ کی محمدؐ ہیں رسول اپنے
محمدؐ ہیں ہمیں محبوب بڑھ کر اپنی جانوں سے

خدا شاہد ہے ہر اِک کلمہ گو کے ہم فدائی ہیں
محبّت ہے دِلوں میں سب مسلماں خاندانوں سے

جہاں میں جی رہے ہیں ہم فقط اِسلام کی خاطر
نہیں کوئی غرض دُنیا کے مالوں اور خزانوں سے

ہمارا کارواں اللہ کی مرضی کا تابع ہے
ہمیں ملتی ہے ہر دم نصرتِ حق آسمانوں سے

"ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ"
نہیں کہتے کِسی کو ہم بُرا اپنی زبانوں سے

جہاں والو! سبق حاصل کرو ایماں کرو تازہ
ہمارے جذبۂ تبلیغِ حق کی داستانوں سے

الٰہی التجا ہے تجھ سے یہ صدیقِ مسکیں کی
کہ لے لے اور خدمت دِیں کی ہم ناتوانوں سے

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دو عظیم کارنامے

اعلائے کلمۂ اسلام ـ اشاعتِ نُورِ حضرت خیر الانامؐ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

"اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی ہے اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نورِ خیرالانام اور تائیدِ مسلمانوں کے لئے ... دُنیا میں بھیجا ... سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شُکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔"
(فتح اسلام صفحہ ۷-۸ مطبوعہ جمادی الاوّل ۱۳۰۸ھ / جنوری ۱۸۹۱ء)

تیرھویں صدی میں اسلام کی دردناک حالت

اسلام کا وہ عالی منار جو کئی صدیوں تک اقوامِ عالم کی عقیدتوں کا مرکز رہا، صقیلہ سے اسلامی حکمرانی کے خاتمہ (۴۸۴ھ) عروس البلاد بغداد کی تاتاریوں کے ہاتھوں تباہی (۶۵۶ھ) مسلم سپین کے سقوط (۸۹۸ھ) اور سلطان فتح علی ٹیپوؒ کی شہادت (۲۸ ذی قعدہ ۱۲۱۳ھ) جیسے پے در پے المناک اور زہرہ گداز حوادث سے دوچار ہونے کے بعد تیرھویں صدی کے آغاز پر تنزل میں پڑ گیا اور صورتِ حالی اس درجہ نازک صورت اختیار کر گئی کہ جہاں حضرت سعدی شیرازیؒ (متوفی ۶۹۱ھ) اور تقی الدین بن ابی الیسر نے بغداد کے مسلمانوں کا مرثیہ لکھا وہاں تیرھویں صدی ہجری کے مسلمان مفکروں اور دانشوروں نے اسلام کا مرثیہ کہہ دیا حتی کہ حضرت سید احمد بریلوی مجدد سیزدہم اور آپ کے جاں نثار مریدوں کی شاندار قربانیوں کے اثرات بھی مسلمانانِ عالم کے ملی جسم میں زندگی کی کوئی رمق پیدا نہ کر سکے چنانچہ اخبار ایشیا (۱۲ مارچ ۱۹۵۶ء) لکھتا ہے:-

"۱۸۳۱ء میں ایک تحریکِ اقامتِ دین بالاکوٹ کے جلوہ گاہِ شہادت میں بظاہر ناکام ہو چکی تھی اور ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کے اقتدار کی ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی بجھ چکی تھی جو بہر حال مسلمانوں کے مایوس اور تاریک دلوں میں ایک امید کی کرن روشن رکھتی تھی۔ دوسری طرف انگریزی اقتدار کے جلو میں مکار پادری جدید علم کلام کے حربوں سے اسلام کی حقانیت پر حملہ آور تھے اور مسلمانوں کو بتاتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں اس لئے عیسائیوں کو دُنیا میں عروج اور غلبہ حاصل ہے اور مسلمانوں کی قسمت میں ناکامی و نامرادی ان کے ساتھ ہے وہ منطق فلسفہ اور سائنس کے مسلّمات کی رُو سے اسلامی تعلیمات کو خلافِ عقل ثابت کر رہے تھے اور چونکہ حکومت بھی ان کی پُشت پر تھی اس لئے انکا استدلال عوام کو متاثر اور مرعوب کر رہا تھا دوسری طرف سوامی دیانند نے ہندوؤں کے زوال کو روکنے اور مغربی تہذیب و تمدّن اعلم و دانش کی مرعوبیت اور ہندو دھرم کی کمزوریوں سے نجات دلانے کے لئے بالکل عقلی اصولوں کے مطابق ویدک دھرم کی تعبیر پیش کرنا شروع کر دیا تھا"

اعترافِ حق

سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی بانی جماعتِ اسلامی اس دَور کی نظریاتی جنگ اور اسلام اور کفر کے خوفناک تصادم کا نقشہ کھینچتے اور علماء کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ ایسے وقت میں مسلمانوں کی کامیاب رہنمائی کر سکتے جب کہ زمانہ بالکل بدل چکا تھا اور علم و عمل کی دُنیا میں ایسا عظیم تغیّر واقع ہو چکا تھا جس کو خدا کی نظر تو دیکھ سکتی تھی مگر کسی غیر نبی انسان کی نظر میں یہ طاقت نہ تھی کہ قرنوں اور صدیوں کے پردے اُٹھا کر ان تک پہنچ سکتی۔ اس میں شک نہیں کہ علماء نے نئی تہذیب کا مقابلہ کرنے کی کوشش ضرور کی مگر مقابلہ کے لئے جس سروسامان کی ضرورت تھی وہ ان کے پاس نہ تھا حرکت کا مقابلہ جمود سے نہیں ہو سکتا۔ رفتارِ زمانہ کو منطق کے زور سے نہیں بدلا جا سکتا۔ نئے اسلحہ کے سامنے فرسودہ اور زنگ آلود ہتھیار کام نہیں دے سکتے۔ علماء نے جن طریقوں سے اُمّت کی رہنمائی کرنی چاہی ان کا کامیاب ہونا کسی طرح ممکن ہی نہ تھا جو قوم مغربی تہذیب کے طوفان میں گھر چکی تھی وہ آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر اور حواس کو معطل کر کے کب تک طوفان کے وجود سے انکار کرتی اور اس کے اثرات سے محفوظ رہتی .... آخر کار وہی ہوا جو ایسے حالات میں ہونا چاہیئے تھا سیاست کے میدان میں شکست کھانے کے بعد مسلمانوں نے علم اور تہذیب و تمدن کے میدان میں شکست کھائی"۔
(تنقیحات صفحہ ۴۸-۴۹ طبع اوّل ۱۹۳۹ء طبع ہفتم ۱۹۶۳ء)

برصغیر پاک و ہند کے مشہور اہلِ قلم جناب سید ابوالحسن صاحب ندوی تحریر فرماتے ہیں:-

"اس عہد کا سب سے بڑا واقعہ جس کو کوئی مؤرخ اور کوئی مصلح نظر انداز نہیں کر سکتا وہ یہ تھا کہ اس زمانہ میں یورپ نے عالمِ اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص یورش کی تھی ... عالمِ اسلام ایمان، علم، مادی طاقت میں کمزور ہونے کی وجہ سے اس نوخیز و مسلّح مغربی طاقت کا آسانی سے شکار ہو گیا ... دوسری طرف عالمِ اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا، اس کے چہرہ کا سب سے بڑا داغ وہ شرکِ جلی تھا جو اُس کے گوشہ گوشہ میں پایا جاتا تھا ... یہ صورتِ حال ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضا کر رہی تھی جو اسلامی معاشرہ کے اندر جاہلیت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے ... ایک ایسے نازک وقت میں عالمِ اسلام کے نازک ترین مقام ہندوستان میں جو ذہنی و سیاسی کشمکش کا خاص میدان بنا ہوا تھا مرزا غلام احمد صاحب اپنی دعوت اور تحریک کے ساتھ سامنے آتے ہیں"۔
(قادیانیت صفحہ ۲۱۸، صفحہ ۲۲۱)

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ غلبۂ اسلام

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود و مہدیٔ مسعود علیہ السلام نے اپنے عہدِ ماموریت (۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۲ء) سے لے کر اپنی وفات (۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ / ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) تک کس طرح عہدِ حاضر کی غیر اسلامی تحریکوں کے چھکے چھڑا دئیے؟ اور ایک بے مثال فتح نصیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرنیل کی حیثیت سے عیسائیت، آریہ سماج، دہریت اور دیگر فلسفوں اور ازموں کو زبردست دلائل و براہین کے ذریعہ شکست فاش دی؟ اس کی ایمان افروز تفصیلات بیان کرنے سے ان اوراق کی تنگ دامانی حائل ہے لہذا اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ "اعلائے کلمۂ اسلام" کے اس عالمگیر معرکہ اور جو مکھی لڑائی میں آپ کے ہاتھوں ہونے والی شاندار فتح کا اندازہ کرنے کے لئے بعض اُن زعمائے اسلام اور قائدینِ ملت کے چند تاثرات و بیانات درج کر دئے جائیں جو اگرچہ جماعتِ احمدیہ سے وابستہ نہیں ہوئے مگر اسلام اور مسلمانوں کا درد رکھتے ہیں اور مسلم قوم میں خاص عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

اخبار ملت (لاہور)

مولوی شجاع اللہ خاں مولوی انشاء اللہ خاں کے چھوٹے بھائی اور بہت دردمند دل رکھنے والے مسلمان عالم و صحافی تھے۔ آپ نے اپنے اخبار "ملت" ۱۹۱۰ء میں "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مذہبی اور قومی خدمات" کے زیرِ عنوان ایک مفصل اور زوردار مضمون شائع فرمایا یہ مضمون "الفضل" کے نام سے چھپا اس مضمون کے بعض حصے ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں:-

(۱) "مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کا قلم سحر تھا اور باوجود کئی ایک سخت امراض میں مبتلا ہونے کے جتنا تحریری کام اس شخص نے کیا اور جس قدر اثر اس کی تحریر نے مذہبی دنیا میں پھیلایا اسکے لحاظ سے اسے سلطان القلم کہنے میں کوئی تردد نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ دماغی عجائبات کا ایک مجسمہ تھا اور اس کی زبان میں وہ تاثیر تھی کہ اس کے مخالفین کو بھی سحر کا دھوکہ ہوتا تھا۔"

(۲) "جناب مرزا صاحب نے میدان میں نکلتے ہی مخالفین و معاندین حملہ آوروں کو للکارا اور سب سے پہلے براہین احمدیہ نام کتاب لکھ کر دشمنانِ اسلام کی کمریں توڑ ڈالیں اور ایک ایسا کاری حربہ اُن پر چلایا کہ سب دم بخود رہ گئے اور ہر ایک کو چوکڑی بھول گئی بجائے لینے کے دینے پڑ گئے۔ یہ کتاب حقیقتِ اسلام اور سچائی عقائد اسلام اور نبوت محمدیہ کو ایسے بیّن دلائل سے ثابت کرتی ہے کہ کسی مخالفِ اسلام کو بشرط انصاف ماننے میں تامل نہیں رہتا۔"

(۳) "اس میں ذرا شک نہیں کہ مرزا صاحب نے یہ کماحقہ ثابت کر دکھلایا ہے کہ اسلام اپنے حریفوں کا خواہ اُن کے ساتھ زندہ اقبال کا پولیٹیکل جذبہ بھی شامل ہو ہمیشہ سے فتح نصیب رہا ہے اور انشاء اللہ دنیا کے آخری سانس تک رہے گا۔ انہوں نے مدافعت کا پہلو بدل کر مغلوب کو غالب بنا کر دکھا دیا ہے اور اگر آج ہم اپنے نئے اور پرانے اختلافات سے قطع نظر کر کے محض اسلام کی خدمت غایۃ المقصود قرار دے لیں تو یقیناً وہ وقت بہت جلد آجاوے کہ یورپ اور امریکہ جو اس وقت ایک انسان کو خدا ماننے کے عقیدہ کی زور شور سے اشاعت کر رہے ہیں ان کے گھر وحدانیت کے نور سے بھر جاویں اور ناقوس کے بدلے یورپ اور امریکہ کے گرجوں سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ کا پاک نعرہ گونجنے لگے۔"

(۴) "ہر چند پادریوں کے گروہ نے اسلام کی مخالفت میں لٹریچر کا ایک تو مار کھڑا کر دیا ہے مگر کاغذی تودوں کے لئے صرف چند شرارے کافی ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب کا لٹریچر ان کاغذی توماروں کے لئے توپ و گولہ کا کام دیتا ہے... علاوہ نصرانیت کی خاص طور کی تردید کے مرزا صاحب نے آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں اسلام کی خاص طور پر خدمات انجام دے دی ہیں آپ نے بانئے آریہ سماج پنڈت دیانند کی زندگی میں اس کا تعاقب کر کے اس کا قافیہ تنگ رکھا اور اپنے مرتے دم تک برابر آریہ سماج کی خوفناک اور زہر آلود تعلیم کی تردید میں مصروف رہے یہاں تک کہ اپنی وفات سے صرف ۲ یوم پہلے ایک مبسوط کتاب بنام چشمہ معرفت تین چار سو صفحوں کی آریہ سماج کے تمام اعتراضات بر تعلیم قرآن اور اسلام کے جواب میں لکھی اور قرآنی تعلیم کی عظمت اور ویدک تعلیم کی کمزوری کو پُر زور الفاظ میں طشت از بام کیا۔"

(۵) "اشاعت اسلام کا اس قدر جوش مرزا صاحب میں تھا کہ انہوں نے بلا تامل ۱۸۹۷ء میں جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کو جوبلی کے موقعہ پر بذریعہ کتاب تحفہ قیصرہ اور ستارہ قیصرہ ہند پیغام دعوت دے دیا جن کے پڑھنے سے آپ کی اسلامی ہمدردی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ ہندوستان میں آج مذاہبِ مختلفہ کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں اس کی نظیر غالباً دنیا میں کسی جگہ نہیں ملتی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ وہ ان سب کے لئے حکم و عدل ہیں لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی۔"

(۶) "غرض مرزا صاحب نے ہر ایک پہلو سے قومی اور مذہبی خدمات کے انجام دینے میں خاص طور پر کوششیں کیں اور اگر عوام کے دلوں میں ان کی طرف سے بدظنی نہ پھیلائی جاتی تو وہ مسلمانوں کی کایا پلٹ دیتے اور ان کی اخلاقی اور روحانی امراض کے لئے ایک حکیم ثابت ہوتے تاہم ایک منصف مزاج شخص اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ جو طریقہ مرزا صاحب نے قومی بہبودی اور ترقی اور امنِ عامہ کا تجویز کیا ہے وہی مسلمانوں کے خوفناک امراض کا ازالہ کرنے والا ثابت ہوا اور ہو گا... مرزا صاحب مرحوم نے اپنی حیات میں مندرجہ ذیل مضامین پر ۸۰ کتابیں لکھیں جن میں سے بعض بہت مبسوط ہیں (۱) ردّ جملہ مذاہب باطلہ میں براہینِ احمدیہ پانچ حصہ (۲) ردّ نصاریٰ میں گیارہ بے نظیر کتابیں (۳) حقیقتِ اسلام میں ۳۶ لاجواب کتابیں (۴) مختلف مضامین مذہبی میں ۲۵ کے قریب کتابیں لکھیں۔ آجکل کے فلاسفرانہ اور مدققانہ مباحثوں اور مناظروں کے شائقین ضرور مرزا صاحب مرحوم کی کتب ردّ مذاہب باطلہ کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کس قدر عقلی اور نقلی دلائل سے پُر صداقت اسلام کا ذخیرہ مرزا صاحب نے اُن کے لئے جمع کر دیا ہے۔"

(ملت بحوالہ الحکم قادیان ۷ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۳)

خواجہ عبدالرشید صاحب

تذکرۂ شعرائے پنجاب کے مولف خواجہ عبدالرشید صاحب رقمطراز ہیں:-

"میرزا مذکور در جواب تبلیغات ضد اسلامی قیام نمودہ و با دلائل بسیار محکم و قاطع دشمنانِ اسلام را شکست داد۔"

(صفحہ ۲۶۱-۲۶۲ ناشر اقبال اکادمی کراچی)

یعنی (حضرت) میرزا صاحب موصوف اسلام کے خلاف ہونے والے پروپیگنڈا کا جواب دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور بکثرت اور محکم و قاطع دلائل کے ساتھ دشمنانِ اسلام کو شکست دی۔

چوہدری افضل حق صاحب

مفکرِ احرار جناب چوہدری افضل حق صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"آریہ سماج کے معرضِ وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسدِ بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا مگر حسب معمول جلد ہی خواب گراں طاری ہو گیا مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اُٹھا ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے آگے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابلِ تقلید ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ دُنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"
(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں)

مولانا سیّد حبیب صاحب مدیر "سیاست" لاہور

مولانا سید حبیب صاحب شمالی ہند کی مسلم صحافت کے ایک ممتاز فرد اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے سیکرٹری تھے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت کہ آریا اور مسیحی مبلغ اسلام پر بے پناہ حملے کر رہے تھے اِکّے دُکّے جو عالم دین بھی کہیں موجود تھے وہ ناموسِ شریعتِ حقّہ کے تحفظ میں مصروف ہو گئے مگر کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا۔ اُس وقت مرزا غلام احمد صاحب میدان میں اُترے اور انہوں نے مسیحی پادریوں اور آریا اپدیشکوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا تہیہ کر لیا ... مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفینِ اسلام کے دانت کھٹے کر دیئے۔"
(تحریک قادیان صفحہ ۲۰۷-۲۱۰ مطبوعہ ۱۹۳۳ء)

مولانا نور محمد صاحب نقشبندی چشتی

مولانا نور محمد مالک اصح المطابع دیباچہ قرآن صفحہ ۳۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسی زمانہ میں پادری لفرائی پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہوا ... حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لفرائی اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لیکر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دیدی۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے صرف ہندوستان میں ہی صلیب پرستوں کو شکست نہیں دی بلکہ ان کے سرپرست مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی بنیادیں رکھ دیں چنانچہ نئی دُنیا یعنی امریکہ کا پہلا نو مسلم محمد الیگزنڈر رسل ویب (ALEX. R. WEBB) جو نیویارک کا باشندہ اور اخبار سینٹ جوزف موری ڈیلی گزٹ کا ایڈیٹر تھا ۱۸۸۷ء میں آپ کے مطبوعہ انگریزی اشتہارات وخطوط سے متاثر ہو کر مسلمان ہوا۔ آپؑ کی تالیف "شحنۂ حق" میں اس کی خط وکتابت شائع شدہ ہے۔ الیگزنڈر رسل ویب کے بعد حسن ایف ایل اینڈرسن (۲۰۴ ورتھ سٹریٹ نیویارک) اور ڈاکٹر اے جارج بیکر (نمبر ۴۴۰۴ سیلیس کوئی ہیمنا ایونیو فلاڈلفیا) بھی آپ کی زندگی میں داخلِ اسلام ہوئے جیسا کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۱ میں ذکر ہے۔ ڈاکٹر بیکر نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی ایک خط لکھا تھا جو اُن کی کتاب "ذکرِ حبیب" کے صفحہ ۲۳۰ اور ۲۳۱ پر مندرج ہے۔

یاد رہے یہ وہی امریکہ ہے جس کے ایک مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیروز (JOHN HENRY BARROWS) نے ۱۸۹۶-۷ء میں ہندوستان کا دورہ کیا اور عیسائیت کی فتوحات کا ذکر کر کے لکھا تھا کہ قاہرہ، دمشق اور طہران ہی خداوند یسوع کے خدام سے معمور نہیں ہوں گے بلکہ معاذ اللہ صلیب کی چمک صحرائے عرب کو چیرتی ہوئی مکّہ اور خاص کعبہ کے حرم میں بھی داخل ہو گی (بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲)

انگلستان کے اسلامی مشن کا آغاز بھی آپ کے ذریعہ ہوا جس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت اقدس علیہ السلام اپنے آخری سفر لاہور میں جب احمدیہ بلڈنگس (برانڈرتھ روڈ) میں رونق افروز تھے انگلستان کے مشہور سیاح، ہیئت دان اور لیکچرار پروفیسر کلیمنٹ ریگ نے حضور سے دوبارہ شرفِ ملاقات حاصل کیا اور متعدد سوالات کر کے عہدِ حاضر کے پیش آمدہ بعض مشکل مسائل کا حل چاہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سوالات کا ایسا مکمل اور مدلّل جواب دیا کہ اس پر اسلام کی حقانیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی اور وہ جلد ہی حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا (ملاحظہ ہو ملفوظات جلد ۱۰)

علاوہ ازیں ایک برطانوی خاتون ایلزبتھ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں آپ کی بیعت کر کے مسلمان ہوئی اور حضرت اقدس نے براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۱-۸۲ پر امریکن نومسلموں کے ساتھ اس کا بھی تذکرہ فرمایا ہے نیز لکھا ہے:۔

"اسی طرح اور کئی خطوط امریکہ، انگلینڈ، روس وغیرہ ممالک سے متواتر آ رہے ہیں ... اور دن بدن ان ممالک میں ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے قدرتی طور پر ایک جوش پیدا ہو رہا ہے اور تعجب ہے کہ وہ خود بخود ہمارے سلسلہ سے مطلع ہوتے جاتے ہیں۔"

حق یہ ہے کہ ان ممالک میں تبلیغِ اسلام کی ضیا پاشیاں امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ کے تبلیغی جہاد کے ساتھ ساتھ حضور کی دعاؤں اور روحانی تصرفات کے بدولت تھیں اور ہیں۔ چنانچہ شمس المتکلمین حضرت مولانا حسن علی صاحب واعظِ اسلام (مسلم مشنری مونگھیروی) نے رسالہ تائیدِ حق میں بالوضاحت لکھا ہے کہ اُس زمانہ میں ضلع حیدر آباد سندھ تحصیل ہالہ کے ایک پیر سید اشہد الدین صاحب جھنڈے والے صاحبِ کرامات بزرگ ہوئے ہیں جن کے لاکھوں لاکھ مرید تھے۔ حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعتِ اسلام ہو رہی ہے (صفحہ ۲۷، ۲۸)

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لیکچر لاہور میں فرمایا:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دُنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اُسی وقت سے دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور بتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو اُن میں سے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایتِ الٰہی اُن میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دار الامان میں داخل کر دیگی جس کے ساتھ کامل محبّت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۳۵)

اعلائے کلمۂ اسلام کے اس مہتم بالشان کارنامہ کے علاوہ (جس کے محیّر العقول اثرات و نتائج روز بروز نمایاں ہوتے جا رہے ہیں اور اسلام کی عالمگیر روحانی حکومت کا تصوّر حقیقت بنتا دکھائی دے رہا ہے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرا کارنامہ یہ انجام دیا کہ آپ نے "اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانامؐ" کا حق ادا کر دیا۔

عیسائی پادریوں کا پراپیگنڈا اور حضرت مسیح موعودؑ

انیسویں صدی کا عیسائی لٹریچر پڑھنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ عیسائی پادری مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے پوری قوّت سے یہ پراپیگنڈا کیا کرتے تھے کہ

"یسوع مسیح سب سے برتر اور خاتم المرسلین ہے اور اُسی کے وسیلہ سے نجات حاصل ہو سکتی ہے .... محمد صاحب نے کبھی کوئی معجزہ نہیں کیا پر مسیح نے بہت سے عجیب وغریب کام کئے جس نے اندھوں کو آنکھیں عطا فرمائیں اور مُردوں کو زندگی بخشی وہی آپ کو گناہ کے بُرے اثر سے بچا سکتا ہے آخرالامر محمد صاحب موت کا شکار ہو گئے اور اُن کا جسم خاک ہو گیا لیکن یسوع مسیح اگرچہ ایک دفعہ مر گیا اور گناہ کا کفارہ ہوا تو بھی اب مُردہ نہیں ہے وہ مُردوں سے جی اُٹھا آسمان پر چڑھ گیا اور اپنے لوگوں کو بچانے کے لئے ابدالآباد (تک) زندہ ہے۔"
(ٹریکٹ مسیح یا محمد صفحہ ۲ وصفحہ ۱۲-۱۳ مطبوعہ لدھیانہ ۱۹۰۰ء)

اس ناپاک خیال سے لاکھوں کلمہ گو مسلمان متاثر ہوئے اور اُن میں سے ایک طبقہ نے کھلم کھلا عیسائیت کی غلامی اختیار کر لی جن میں آگرہ کی شاہی مسجد کے خطیب مولوی عماد الدین بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام پر کہ آپ نے عیسائیت کے اس جادو کو بھی پاش پاش کیا اور دُنیا بھر میں یہ پُرشوکت منادی کی کہ زندہ نبی صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کا بے نظیر نمونہ

سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند جھلکیاں

شیخ خورشید احمد

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اسلام کے ایک بطلِ جلیل تھے جو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کے طور پر اس زمانہ میں اسلام کی خدمت اور اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اُسوۂ حسنہ کو دنیا میں زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ

"مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔"
(برکات الدعا صفحہ ۳۴)

آپ نے جو کچھ پایا وہ محض اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کی برکت سے پایا چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اسی پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔"
(حقیقۃ الوحی)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جو کچھ فرمایا آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی تائید و تصدیق کرتا ہے۔ اگر ہم آپ کی سیرت و سوانح کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں اور آپ کے رگ و ریشہ میں اپنے آقا و مطاعؐ کے لئے شدید محبت و عشق کا جو جذبہ موجزن تھا اس کی وجہ سے عمر بھر آپ یہ کوشش فرماتے رہے کہ اپنی ہر حرکت و سکون میں حضورؐ کی اتباع کریں اور حضور کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعادت حاصل کریں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے مثال محبت و عقیدت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور سوانح کا اگر مطالعہ کیا جائے تو اس میں سب سے اہم خصوصیت یہ نظر آتی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گہری محبت کے نتیجہ میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عدیم المثال محبت و عشق رکھتے تھے اور اس خصوصیت میں اپنے کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ چنانچہ حضورؑ خود فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفےٰ
ایں است کام دل اگر آید میسرم

یعنی خدا تعالیٰ سے محبت کے بعد میں اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی شراب سے متوالا ہو چکا ہوں اگر یہ عشق کفر ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں کیونکہ میری تو واحد خواہش اور تمنا ہی یہ ہے کہ میری جان دینِ محمدؐ کے راستے میں قربان ہو جائے۔ خدا کرے کہ مجھے یہ مقصد حاصل ہو جائے!

آپ کی عملی زندگی اس دعویٰ کی تائید و تصدیق کرتی ہے۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ آپ نہایت درجہ وسیع القلب، ملنسار اور صبر و تحمل کا غیر معمولی مادہ رکھتے تھے لیکن جونہی کوئی شخص آپ کے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین اور گستاخی سے پیش آتا اور بدزبانی کرتا تو یہ امر آپ کے لئے ناقابلِ برداشت ہو جاتا تھا اور آپ فوراً اسلامی تعلیم کے مطابق اس کا مقابلہ کرنے اور اس کے اتہامات کا مؤثر جواب دینے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ ذاتی طور پر آپکی بُردباری اور صبر و تحمل کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک شخص آپ کے سامنے آ کر گھنٹوں آپ کو گالیاں دیتا چلا گیا مگر آپ اسے برداشت کرتے رہے اور آپ کے چہرۂ مبارک پر ملال کے کوئی آثار ظاہر نہ ہوئے لیکن جونہی کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا تو آپ کی غیرت اسے ہرگز برداشت نہ کرتی تھی۔ پنڈت لیکھرام ایک مشہور معاندِ اسلام تھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت گستاخی اور بدزبانی کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک سفر کے دوران جبکہ آپ لاہور کے ریلوے سٹیشن پر تشریف فرما تھے یہ شخص آپ سے ملنے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قریب آ کر سلام کرنے لگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے سلام کا کوئی جواب نہ دیا۔ لیکھرام نے سمجھا کہ شائد آپ نے سنا نہیں اس لئے اس نے دوسری بار پھر سلام کیا آپ پھر بھی خاموش رہے اس پر آپ کے خدام میں سے کسی نے عرض کیا کہ حضور! پنڈت لیکھرام نے آپ کو سلام کہا ہے۔ اس پر آپؑ نے بڑے جلال کے ساتھ فرمایا:-

"ہمارے آقا کو گالیاں
دیتا ہے اور ہمیں سلام
کہتا ہے؟" (سیرۃ المہدی)

اسی طرح ایک دفعہ چند احمدی دوست مخالفینِ اسلام کی ایک مجلس میں ان کے اعتراضات نوٹ کرنے کے لئے گئے واپس آ کر انہوں نے بتایا کہ اس مجلس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں بہت بدزبانی کی گئی ہے۔ جب حضورؑ نے یہ سُنا تو حضور نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ

جس مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کی جا رہی تھی آپ لوگوں نے کس طرح وہاں ٹھہرنا گوارا کیا آپ کو تو چاہیئے تھا کہ فوراً اس مجلس سے اُٹھ کر باہر چلے آتے!

بظاہر یہ چھوٹے چھوٹے اور معمولی واقعات ہیں لیکن ان سے بخوبی اس عشق و محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دل میں اپنے آقا کے لئے موجزن تھی!

اطاعتِ رسولؐ کا جذبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی تعمیل کرنے کی کوشش فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اس کا خاص خیال رکھتے تھے چنانچہ:-

(۱) ایک دفعہ آپ اپنے کمرہ میں تشریف فرما تھے چند ایک اور احمدی دوست بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے کسی شخص نے باہر سے دروازہ پر دستک دی ایک دوست نے اُٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوراً خود اُٹھے اور فرمایا کہ میں خود دروازہ کھولوں گا کیونکہ آپ دوست تو میرے پاس مہمان ہیں اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے۔

(۲) اسی طرح ایک دفعہ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں آپ گورداسپور تشریف لے گئے سخت گرمیوں کے دن تھے آپ کے لئے ایک مکان کے اوپر کھلی چھت پر چارپائی بچھائی گئی جس میں صرف معمولی منڈیر تھی کوئی پردہ کی دیوار نہیں تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا

"میرا بستر اس جگہ کیوں بچھایا گیا ہے کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے"!

چنانچہ آپ نے سخت گرمی میں نیچے سونا برداشت کیا لیکن اپنے آقاؐ کے حکم کی خلاف ورزی کو قطعاً گوارا نہ کیا (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۰۵)

(۳) حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی روایت ہے ایک دفعہ دوپہر کے وقت میں مسجد مبارک میں داخل ہوا تو حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درباری شاعر حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ایسی حالت میں پڑھ رہے تھے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

یعنی اے محمد صلعم! تُو میری آنکھ کی پُتلی تھا تیری وفات سے میری آنکھ اندھی ہو گئی اب تیرے بعد جسے چاہے موت آجائے مجھے اس کی پروا نہیں کیونکہ مجھے تو صرف تیری ہی موت کا ڈر تھا جو واقع ہو گئی۔

راوی کا یہ بیان ہے کہ آپ نے فرمایا میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو رہی تھی کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا۔

(سیرۃ المہدی)

راستبازی اور سچائی

جھوٹ سے ... اجتناب اور نازک سے نازک مواقع پر بھی سچائی پر قائم رہنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اس بارہ میں بھی اپنے آقا و مطاع کے نقشِ قدم پر چلتے رہے اور ہر حالت میں سچائی پر قائم رہے۔ حضورؑ اپنے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے خود تحریر فرماتے ہیں:-

"اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا... ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں ... بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا... اس لئے وہ عیسائی مخالفتِ مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً دشمنانہ حملے کا اسکو موقع ملا۔ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جسکی اس عاجز کو بھی اطلاع نہ تھی... سو اُس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا... میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ طلب کیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغ گوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا رلیا رام نے خود ڈال دیا ہو گا... ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہو گا سو ہو گا تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا.... حاکم عدالت نے ... سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا؟ اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا.... اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا میرے مقابل پر افسر ڈاک خانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں... حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھے کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت! یہ سُنکر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسنِ حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ... اس وقت صدق کی برکت سے .... اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۹۷ تا ۲۹۹)

اپنے خدام پر شفقت اور انکی دلجوئی

حضور علیہ السلام اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے اپنے خدام پر بہت شفقت فرماتے اور ان کی دلجوئی کرتے تھے۔ چنانچہ

(۱) جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے مرحوم حضور علیہ السلام کے مکان کے ایک حصہ میں رہا کرتے تھے حضور خود ان کے لئے صبح کے وقت گلاس میں دودھ ڈال کر پھر اس میں مصری حل کر کے خاص اہتمام کے ساتھ بھجوایا کرتے تھے۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۵۹)

(۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بیان فرمایا کہ:-

"ایک دفعہ میں لاہور سے حضور کی ملاقات کے لئے آیا سردیوں کے دن تھے میرے پاس اوڑھنے کے لئے رضائی نہ تھی میں نے حضور کی خدمت میں کہلا بھیجا... حضور نے ایک ہلکی رضائی اور ایک دُھسہ ارسال فرمائے

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں ——
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے

شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ - فون ۵۴۳

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کپڑے کا اعلیٰ مرکز
• بنارسی ساڑھیاں • سوٹ • لہنگا سوٹ • گرم سوٹنگ
اور ملبوسات ہر قسم
فیصل آباد کی مشہور قدیمی دکان
مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار فیصل آباد۔ فون ۲۷۴۰ / ۲۲۴۷

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے چشمہ فیض سے
۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق اور مشہور مجربات
آپؓ کے شاگرد جناب حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے
مشہور دواخانہ کی پیشکش!

حب اٹھرا	مکمل کورس	پچیس روپے	بہترین منجن	ایک اونس	چار روپے
نرینہ اولاد گولیاں	مکمل کورس	تیس روپے	مقوی دماغ	ایک ماہ کیلئے	دس روپے
زد جام عشق	ایک ماہ کیلئے	تیس روپے	صندلین	ایک شیشی	پانچ روپے
تریاقِ نزلہ	۲۵ گولیاں	پانچ روپے			

حکیم عبد الحمید اعوان
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ۔ چوک گھنٹہ گھر
گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰ فون ۲۲۴۰۸۲
ربوہ۔ فون ۶۳۸

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی اشاعت بڑھا کر اور اس میں اشتہار بھجوا کر ادارہ سے تعاون کیجئے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ساتھ ہی پیغام بھیجا کہ رضائی محمود کی ہے اور دُھسّہ میرا ہے آپ ان میں سے جو پسند کریں رکھ لیں۔" (سیرۃ المہدی صفحہ ...)

(۳) "ایک دفعہ جب ہم شام کے قریب قادیان آنے لگے تو حضور نے اندر سے میرے لئے کھانا منگوایا جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کُھلا کھانا لے آیا حضور نے فرمایا یہ کھانا کس طرح لے کر جائیں گے کوئی رومال بھی ساتھ لانا تھا جس میں کھانا باندھ دیا جاتا۔ اچھا میں کچھ انتظام کرتا ہوں پھر آپ نے اپنے سر کی پگڑی کا ایک کنارہ کا ٹکڑا پھاڑا اور اس میں وہ کھانا باندھ دیا۔" (ذکرِ حبیب مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

دشمنوں کے ساتھ حُسنِ سلوک

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ دشمنوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک فرمایا حتیٰ کہ فتح مکہ کے موقع پر جانی دشمنوں کو بھی لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف فرما دیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس بارے میں اپنے آقا کے نقشِ قدم پر چلتے تھے اور ہمیشہ اپنے دشمنوں سے بھی حُسنِ سلوک سے پیش آتے رہے چنانچہ:۔

"جب آپ کے بعض چچا زاد بھائیوں نے جو آپ کے خونی دشمن تھے آپ کے مکان کے سامنے دیوار کھینچ کر آپ کو اور آپ کے مہمانوں کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا اور پھر بالآخر مقدمہ میں خدا نے آپ کو فتح عطا کی اور ان لوگوں کو خود اپنے ہاتھ سے دیوار گرانی پڑی تو اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے وکیل نے آپ سے اجازت لینے کے بغیر ان لوگوں کے خلاف خرچہ کی ڈگری جاری کروا دی اس پر یہ لوگ بہت گھبرائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خط بھجوا کر رحم کی التجا کی۔ آپؑ نے نہ صرف ڈگری کے اجراء کو فوراً رکوا دیا بلکہ اپنے ان خونی دشمنوں سے معذرت بھی کی کہ میری لاعلمی میں یہ کارروائی ہوئی ہے جس کا مجھے افسوس ہے۔" (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۱۰ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

سادہ اور تکلفات سے پاک زندگی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی زندگی اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع میں ہر قسم کے تکلفات سے بالکل مبرا تھی۔ آپ کے سیرۃ نگار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اپنے ذاتی مشاہدہ کی بناء پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ خوراک اور لباس وغیرہ کے معاملہ میں بالکل سادہ مزاج تھے بلکہ زندگی کے ہر شعبہ اور اخلاق کے ہر پہلو میں آپ کا طریق ہر جہت سے سادہ اور ہر قسم کے تکلفات سے بالا تھا اور یوں نظر آتا تھا کہ آپ کے اعلیٰ اخلاق تمام مصنوعی آرائشوں سے آزاد ہو کر اپنے قدرتی زیور میں جلوہ افروز ہیں۔ کھانے میں پینے میں سونے میں جاگنے میں کام میں آرام میں تکلیف میں آسائش میں سفر میں حضر میں عزیزوں میں بیگانوں میں گھر کے اندر گھر کے باہر غرض زندگی کے ہر پہلو میں آپ کے اخلاق و عادات اپنے فطری بہاؤ پر چلتے تھے اور ان میں تکلف کی کوئی دُور کی جھلک بھی نظر نہیں آتی تھی ... جو کھانا بھی سامنے رکھ دیا جاتا آپ اسے بے تکلفی سے تناول فرماتے اور کبھی کسی پر اعتراض نہیں کیا ... آپ کی مجلس میں ہر طبقہ کے لوگ آپ کے ساتھ مل کر اس طرح ملے جلے بیٹھتے تھے جیسے ایک خاندان کے افراد گھر میں مل کر بیٹھتے ہیں ... مجلس کی اس صورت کی وجہ سے بسا اوقات ایک نو وارد کو دھوکہ لگ جاتا تھا کہ حضرت مسیح موعود کون ہیں اور کہاں بیٹھے ہیں ... خادموں تک سے پوری بے تکلفی کا برتاؤ تھا ... ابتدائی زمانہ میں کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ سفر کے خیال سے گھر سے نکلے اور ایک خادم اور ایک گھوڑا ساتھ تھا آپ نے اصرار کے ساتھ خادم کو گھوڑے پر سوار کرا دیا اور خود پیدل چلتے رہے ... اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ سفر میں بالعموم خادم کو اچھا کھانا دیتے تھے اور خود معمولی کھانے پر اکتفا کرتے تھے ... گھر کے کام کاج میں بھی حضرت مسیح موعود کی طبیعت نہایت درجہ سادہ اور تکلفات سے آزاد تھی۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۰۹ تا صفحہ ۲۱۲)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح کا جتنا بھی مطالعہ کیا جائے یہ امر زیادہ سے زیادہ واضح ہوتا چلا جاتا ہے کہ حضور اس زمانہ میں اسلامی تعلیم، قرآنی اخلاق اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور کامل ترین اُسوۂ حسنہ کا ایک بے مثال نمونہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے انتقال فرمایا تو خود غیر از جماعت معزز مسلمانوں نے یہ اعتراف کیا کہ:۔

(۱) "کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔" (اخبار وکیل امرتسر ۳۰ رمئی ۱۹۰۸ء)

(۲) مشہور اُردو ادیب مولانا نیاز فتح پوری مرحوم نے ایک موقع پر لکھا:۔

"انھوں نے یقیناً اخلاقِ اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اُسوۂ نبی کا پرتو کہہ سکتے ہیں۔" (نگار لکھنؤ دسمبر ۱۹۵۹ء)

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ۰ معیاری ۰ عروسی زیورات
نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے
نیو راحت علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۳۶۸۱
کو یاد فرمائیے

شال کی مشہور دکان
الفردوس
۸۵۔بی انار کلی۔لاہور
الفردوس شال هاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دُھسے اور گرم مرینہ تھوک پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال هاؤس
۸۵۔انار کلی۔لاہور

مشرقی دوائیں مشرقی مزاج کے موافق ہیں جن کا اثر صدیوں سے تسلیم شدہ ہے
آپ کا خادم
ہمدرد دواخانہ
بالمقابل ایوانِ محمود
گولبازار۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے کیلئے
نذیر ٹی سٹال
مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لائیں

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹
گھر: ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون نمبر ۶۲۵۱۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
پاک ٹمبر
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قوتِ احیاء

سلطان احمد پیر کوٹی

اِحیاءِ موتیٰ کے الفاظ جب استعمال کئے جاتے ہیں تو اُن سے یہ مراد نہیں ہوتا کہ حقیقی مُردے زندہ ہو جاتے ہیں۔

احیاءِ موتیٰ کے محاورہ کے دو معنے کئے جا سکتے ہیں۔ **اوّل** یہ کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے بے خبر ہوں ان کی زندگی ایک گمراہی کی زندگی ہوتی ہے۔ رُوحانی موت واقع ہو جانے کے باعث وہ بھی مرے ہوئے ہی شمار ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ہدایت پانا احیاءِ موتیٰ کہلاتا ہے۔ **دوم** بعض لوگ سخت امراض میں مبتلا ہوتے ہیں علاج معالجہ کی ظاہری تدابیر ناکام ہو جاتی ہیں ڈاکٹر اور طبیب جواب دے دیتے ہیں زندگی کی کوئی امید باقی نہیں رہتی ایسے مریض اگر اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور انبیاء کی دعاؤں کے نتیجہ میں شفا پا جائیں تو یہ بھی احیاءِ موتیٰ کہلاتا ہے۔ ہمارے عام بول چال کے محاورہ میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص تو مر کر جیا ہے۔

احیاءِ موتیٰ کا محاورہ اِن دونوں معنوں میں قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں آیا ہے

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ

(انفال: ۲۵)

اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔

اب اِس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ احیاء سے یہاں مراد حقیقی مُردوں کو زندہ کرنا نہیں بلکہ رُوحانی مُردوں کو زندہ کرنا ہے۔ ان دونوں معنوں میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء اور مرسلین اپنے انفاخِ قدسیہ اور قوّتِ احیاء کے نتیجہ میں مُردوں کو زندہ کرتے رہے۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ قوّتِ احیاء کسی میں کم ہو اور کسی میں زیادہ۔ حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں اللہ تعالیٰ نے تمام مرسلوں اور نبیوں سے اعلیٰ ارفع اور افضل مقام عطا فرمایا تھا وہاں آپ میں احیاء کی قوّت بھی ایسی تھی جس کی نظیر نہ پہلے کبھی مل سکتی ہے اور نہ بعد میں کبھی اس کی نظیر مل سکے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوّتِ احیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"درحقیقت ایک ہی انسان دنیا میں آیا جس نے ایسے اتم اور اکمل طور پر یہ روحانی قیامت دکھلائی اور ایک زمانہ دراز کے مُردوں اور ہزاروں برسوں کے عظم رمیم کو زندہ کر دکھلایا۔ اس کے آنے سے قبریں کھل گئیں اور بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ گئی۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

ایک عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں ؎

اَحْیَیْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ
مَاذَا یُمَاثِلُکَ بِھٰذَا الشَّانٖ

آپ نے صدیوں کے مُردوں کو ایک ہی جلوہ میں زندہ کر دیا۔ کون ہے جو اس شان میں آپ کی نظیر ہو سکے۔

اِس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا تھے آپ کو بھی زبردست قوّتِ احیاء عطا کی گئی۔

آپ جب دنیا میں مبعوث ہوئے تو مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ وہ اسلام سے دُور جا پڑے تھے۔ قرآن کریم کو وہ مہجور بنا چکے تھے۔ اکثریت ان کی نماز کی تارک تھی۔ لاکھوں مسلمان اسلام سے ارتداد اختیار کر کے عیسائیت کی گود میں جا چکے تھے۔ علامہ ڈاکٹر اقبال نے انہی مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

الغرض مسلمانوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے انفاخِ قدسیہ اور قوّتِ احیاء کے نتیجہ میں ایک فعّال جماعت قائم کر دی جو آپ کے زمانہ میں تین لاکھ سے تجاوز کر چکی تھی اور آج ایک کروڑ سے بھی زیادہ افراد پر مشتمل ہے۔ اِس جماعت کے افراد اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے اور اسے ہر امر پر مقدّم رکھنے والے ہیں۔ عاشقِ رسولؐ ہیں۔ قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے والے ہیں۔ نماز اور ذکرِ الٰہی کا ذوق ان میں پایا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض نے دین کی راہ میں بڑی بشاشت سے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور اپنے اموال کو اسلام کی اشاعت کی خاطر بے دریغ خرچ کرنے والے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک اپنے وطنوں سے نکالے گئے۔ دین کی وجہ سے دُکھ دیئے گئے ستائے گئے، عزیزوں سے علیحدہ کئے گئے لیکن انہوں نے نہایت اعلیٰ درجہ کی استقامت دکھائی۔ انہوں نے اپنی زندگیوں میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر لیا۔ روحانی مُردے ایک روحانی زندگی سے ہمکنار ہوئے۔ جماعت احمدیہ جو اب دنیا کے تمام اہم ممالک میں پھیل چکی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قوّتِ احیاء کا ایک درخشندہ اور تابندہ ثبوت ہے۔ آپ اپنی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں:-

"مَیں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسّر آتا ہے ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے جو اُن سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے یا جس کے آثار ان کے چہروں سے عیاں ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ایمان کے ایسے پکّے اور یقین کے ایسے سچے اور صدق و ثبات کے ایسے مخلص اور باوفا ہوتے ہیں کہ اگر ان مال و دولت کے بندوں، ان دنیوی لذات کے دلدادوں کو اس لذت کا علم ہو جائے تو اس کے بدلے میں یہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جائیں۔"

(الحکم ۱۰؍جون ۱۹۰۸ء)

ایک اور جگہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"پنجاب اور ہندوستان سے ہزارہا سعید لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ایسا ہی سرزمینِ ریاست امیر کابل سے بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہوئے ہیں اور میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت مَیں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہو سکتا اور مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۷-۲۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کو آپ کے مخالفین نے بھی خراجِ تحسین ادا کیا ہے۔ بطور نمونہ مشتے از خروارے چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

صدر مجلس احرار چوہدری افضل حق صاحب اپنی کتاب "فتنۂ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" میں لکھتے ہیں:-

"آریہ سماج کے معرضِ وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسدِ بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہبِ اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا مگر حسبِ معمول جلد خوابِ گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اُٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا ... مرزا غلام احمد ... اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابلِ تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

پادری والٹر ایم۔ اے سیکرٹری وائی ایم سی اے لاہور نے لکھا:-

"مَیں نے ۱۹۱۶ء میں قادیان جا کر حالانکہ اس وقت احمد کی وفات پر آٹھ سال کا عرصہ گزر چکا تھا ایک ایسی جماعت دیکھی جس میں مذہب کے لئے وہ سچا اور زبردست جوش تھا جو ہندوستان کے عام مسلمانوں میں آجکل بالکل مفقود ہے۔" (بحوالہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پادری ایچ ۔ کوبر امریکن مشنری نے لکھا :-

"جماعت احمدیہ میں نئی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں ... مسلمانوں میں صرف یہی ایک جماعت ہے جس کا واحد مقصد صرف تبلیغِ اسلام ہے ... ان لوگوں میں قربانی کی روح اور تبلیغ اسلام کا جوش اور اسلام کیلئے سچی محبت دیکھ کر بے تحاشا صدا آفرین نکلتی ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ایک زبردست شخصیت کے آدمی تھے .... میں جب قادیان گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں لوگ اسلام کے لئے جوش اور اسلام کی آئندہ کامیابی کی امیدوں سے سرشار ہیں ۔ اپنے آپکو وہ غریبانہ طور پر پیغام پہنچانے والے نہیں سمجھتے بلکہ ان کو اس بات پر ناز ہے کہ وہ دنیا میں سچائی کا اعلان کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور وہ اسلام کی محبت میں اس قدر اندھے اور مجنون ہو رہے ہیں کہ جس قدر انسانی قلب کیلئے ممکن ہو سکتا ہے"

(مسلم ورلڈ اپریل ۱۹۳۱ء
بحوالہ تاثراتِ قادیان)

احیاء موتیٰ کا دوسرا مفہوم یہ تھا کہ بعض لاعلاج مریض کسی مامور من اللہ اور مرسل کی دعا کے نتیجہ میں شفا پا جائیں ۔ اس مفہوم کے رُو سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زبردست قوتِ احیاء دی گئی تھی ۔ آپ کو اس قوت پر اتنا یقین تھا کہ آپ نے اسے اپنی صداقت کا ایک نشان اور گواہ قرار دے کر اپنے مخالفین کو بدیں الفاظ چیلنج دیا :-

"میرے مخالف منکروں میں سے جو شخص اشد مخالف ہو اور مجھ کو کافر اور کذاب سمجھتا ہو وہ کم سے کم دس مولوی صاحبوں یا دس نامی رئیسوں کی طرف سے منتخب ہو کر اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرے جو دو سخت بیماروں پر ہم دونوں اپنے صدق و کذب کی آزمائش کریں ۔ یعنی اس طرح کہ دو خطرناک بیمار لیکر جو جدا جدا بیماری کی قسم میں مبتلا ہوں قرعہ اندازی کے ذریعہ سے دونوں بیماروں کو اپنی اپنی دعا کے لئے تقسیم کر لیں ۔ پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جاوے یا دوسرے بیمار کے مقابل پر اس کی عمر زیادہ کی جائے وہی فریق سچا سمجھا جاوے ۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ۔ اور میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کر کے یہ خبر دیتا ہوں کہ جو بیمار میرے حصہ میں آوے گا یا تو خدا اسے بکلی صحت دے گا اور یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اس کی عمر بڑھا دے گا اور یہی امر میری سچائی پر گواہ ہو گا اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر یہ سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ۔ ...... اس قسم کے مقابلہ سے فائدہ یہ ہو گا کہ کسی خطرناک بیمار کی جو اپنی زندگی سے ناامید ہو چکا ہے خدا تعالیٰ جان بچائیگا اور احیاء موتیٰ کے رنگ میں ایک نشان ظاہر کرے گا اور دوسرے یہ کہ اس طور سے یہ جھگڑا اُٹھ جائے گا اور سہولت سے فیصلہ ہو جائے گا"

آپ نے اس مقابلہ کے لئے صرف ایک شرط رکھی اور وہ یہ کہ مقابلہ میں آنے والا

"عام لوگوں میں سے نہ ہو بلکہ قوم میں خصوصیت اور علمیت اور عزت اور تقویٰ کے ساتھ مشہور ہو جس کا مغلوب ہونے کی حالت میں دوسروں پر اثر پڑ سکے ۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۹۵)

اس روحانی مقابلہ کے لئے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں کوئی سامنے آیا اور نہ آپ کے وصال کے بعد اب تک کسی کو یہ طریق فیصلہ آزمانے کی جرأت ہوئی حالانکہ مختلف اوقات میں اور مختلف مقامات پر جماعت کی طرف سے اس طریق فیصلہ کے آزمانے کی دعوت دی گئی اور یہ بات آپ کی زبردست قوتِ احیاء اور آپ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کی دعاؤں کے نتیجہ میں بہت سے لاعلاج اور زندگی سے مایوس مریضوں نے شفا پائی اور اس طرح وہ آپ کی صداقت کا ایک زندہ نشان بنے ۔ اس فرصت میں صرف آپ کے زمانہ کی دو مثالیں آپ کے الفاظ میں ہی پیش کروں گا تا قارئین اندازہ لگا سکیں کہ ہم اپنے اس دعویٰ میں کہ آپ کو زبردست قوتِ احیاء عطا کی گئی تھی کس حد تک حق بجانب ہیں ۔ آپ نے اپنی تالیف

آپ کا اپنا ادارہ
کوسموس ڈرائی کلینرز
جدید ترین ڈرائی کلیننگ کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیے
اپنے احباب کے لئے ۵٪ سپیشل رعایت !
میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز فون ۲۲۳۰۲
چوک حسین آگاہی ۔ نزد مسجد احمدیہ
ملتان شہر

رفیق اینڈ برادرز
فصلوں کی کٹائی کا موسم شروع ہونے سے پہلے ٹریکٹروں اور تھریشروں کی دیکھ بھال کر لیں ۔ ہر ٹریکٹر، کار، ٹرک، بس کی ریڈی ایٹر جالی کیلئے اور ریڈی ایٹر کے متعلق مشورہ کے لئے، تھریشر کے بیرنگ کے لئے
رفیق اینڈ برادرز سرکلر روڈ فیصل آباد فون ۲۳۶۴۸
وارث آٹوز جنرل بس سٹینڈ لاہور فون ۳۱۲۳۶۲

ہر قسم کے آٹو سپیئر پارٹس ۔ بال اور ٹیپر بیرنگ کے
تھوک اور پرچون خریداری کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں !
الفضل آٹوز
A-215 آدم جی روڈ ۔ راولپنڈی صدر
فون نمبر ۶۳۶۹۴

ھُوَ الشَّافِی
صحت و تندرستی کی بقاء کے لئے
مشورہ
مُفت حاصل کریں !
ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰ ۔ منٹگمری روڈ ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۲

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کیلئے
لائق صد اعتماد مرکز
الکیمسٹس فون ۴۱۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سٹیلائٹ ٹاؤن ۔ راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا ۔ ریڈیو پاکستان ۔ پاکستان اٹومک انرجی کمیشن ۔ اور ایم ای ایس ۔ پی اے ایف کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

آپ کی اپنی
ٹریول ایجنسی
امریکہ ۔ کینیڈا ۔ مغربی جرمنی ۔ استنبول ۔ یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں !
★ انڈس ٹریول سروس ★
فون ۶۸۸۰۵
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منیف "حقیقۃ الوحی" میں اپنے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خدا تعالیٰ کے بعض نشانات گنوائے ہیں ان نشانوں میں چوالیسویں نمبر پہ آپؑ نے تحریر فرمایا ہے :-

"سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خان ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا تھا اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ گویا مُردہ کے حکم میں تھا۔ اُس وقت مَیں نے اُس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب مَیں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی مَیں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہو گیا بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا اِنَّکَ اَنْتَ الْمُجَازُ۔ یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ تب مَیں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہو گیا تھا کہ مدّت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پہ آیا اور تندرست ہو گیا اور زندہ موجود ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۹)

حضرت نواب صاحب کا یہ فرزند جو خدا تعالیٰ کا ایک مجسّم اور چلتا پھرتا زندہ نشان تھا خلافت ثالثہ کے دور میں دسمبر ۱۹۷۵ء میں ۷۹ سال عمر پاکر اپنے مولا سے حقیقی سے ملاقی ہوا۔ نواب عبدالرحیم خان صاحب کا لاعلاج مرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے نتیجہ میں شفا پانا اور پھر اس کے بعد پون صدی تک اتنی لمبی اور غیر معمولی طور پر زندگی پانا آپؑ کی قوتِ احیا کا ایک زبردست ثبوت ہے۔

اسی کتاب یعنی "حقیقۃ الوحی" میں ہی ایک اور نشان کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"عبدالکریم نام ولد عبدالرحمان ساکن حیدر آباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب علم ہے۔ قضاء و قدر سے اُس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا۔ ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چندروز تک اُس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا۔ پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کُتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی۔ تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بیقرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہو گئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ دالان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اُس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجّہ پیدا ہو گئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا۔ کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابلِ رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک بُرے رنگ میں اُس کی موت شماتتِ اعداء کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اُس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مُردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آگئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳۔ فیروز پور روڈ ـــ بالمقابل تھانہ اچھرہ ـــ لاہور

فون نمبر ـــ ۴۱۰۶۱۷

ہوالشافی

پینسٹھ ۶۵ پرانی "لاعلاج" امراض کے تیر بہدف نسخے

حاصل کرنے کیلئے دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر "کیوریٹو لٹریچر" (CURATIVE LITERATURE) مفت حاصل کریں خصوصاً مندرجہ ذیل تکالیف کی کیورز (CURES) کی تفصیل ازحد مفید ہوگی :-

(4) ASTHMA. دمہ۔ ضیق النفس۔ سانس کی تنگی وغیرہ

(17) DIABETES. ذیابیطس۔ پیشاب کا بکثرت آنا۔ پیشاب میں شوگر کا آنا۔

(20) DWARFISHNESS. قد چھوٹا ہونا۔ نشوونما کی کمی۔ بونا پن پچیس ۲۵ سال کی عمر تک کیلئے

(31) HAIR. بالوں کا گرنا۔ بالچر۔ بالوں کا کم بڑھنا۔ سکری پیدا ہونا۔

(45) OBESITY. موٹاپا۔ جسم میں چربی کی زیادتی۔ خصوصاً پیٹ بڑھا ہوا اور وزن ضرورت سے زیادہ۔

(50) PILES. بواسیر خونی و بادی ہر دو قسم۔ مسّے اور درد وغیرہ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۸۰ کیبولری گراؤنڈ۔ لاہور کینٹ

ڈسٹری بیوٹرز :- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی لے بوفون ۶۰۶/۶۰۷

رنگین تصاویر اور فوٹو گرافی کے سامان کے لئے

فوٹو سنٹر

۵۳/۷ حیدر روڈ۔ راولپنڈی صدر

فون نمبر ۶۴۱۶۳

لطیف اینڈ کمپنی

مراد مارکیٹ۔ دوکان ۱۱

فیصل آباد (لائلپور)

ہر قسم کی گرم چادریں۔ دُھسّے۔ مردانہ و زنانہ سٹیپل کی چادریں بارعایت خرید کر خدمت کا موقع دیں

شیخ عبداللطیف دوکان ۱۱ فیصل آباد

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ :- محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر لیا تب اس بیمار پر جو در حقیقت مُردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رُخ کیا اور اُس نے کہا اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اُس کو پانی دیا گیا تو اُس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی یہاں تک کہ چند روز تک بکلّی صحتیاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اُس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہو۔ اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسے دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے۔ اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں انہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف کہہ دیا کہ اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۸)

میاں عبدالکریم صاحب جو احیاء موتیٰ کے اس نشان کے مورد بنے اس واقعہ کے بعد ۲۸ سال تک زندہ رہے اور آخر دسمبر ۱۹۳۴ء میں انہوں نے وفات پائی۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس دہریت کے زمانہ میں مخلصین کی ایک فعال جماعت کا قیام اسکی ترقی اور جسمانی بیماروں کو بذریعہ دعا شفا دینے کے متعلق آپ کا چیلنج اور آپ کے ذریعہ سینکڑوں بیماروں کا شفا پانا آپ کی غیر معمولی قوتِ احیاء کا درخشندہ ثبوت ہے۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا "علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے" (فرمانِ رسول اکرمؐ)

بیکار مت بیٹھئے — نسیم (رجسٹرڈ) — کوئی ہنر سیکھئے

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب آپ کو نو (۹) ہنر سکھاتا ہے

کورس	مدت	فیس
۱۔ اسٹیل فکسر (سٹیل بار بائنڈنگ اسٹیل ایکسٹرا)	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے
۲۔ شٹرنگ کارپینٹر	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے
۳۔ پائپ فٹر	۳ ہفتے	۱۵۰ روپے
۴۔ بلڈنگ پینٹر	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے
۵۔ راج (میسن)	۱ ماہ	۳۰۰ روپے
۶۔ کارپینٹر ہیوڈی ووڈ ورکس	۱ ماہ	۲۰۰ روپے
۷۔ الیکٹریشن ہاؤس وائرنگ	۱ ماہ	۲۰۰ روپے
۸۔ ویلڈنگ گیس اینڈ الیکٹرک	۲ ماہ	۳۰۰ روپے
۹۔ کنسٹرکشن فورمین	۱ ماہ	۲۵۰ روپے

پراسپکٹس جوابی لفافہ بھیج کر مفت حاصل کریں

اس سے پہلے ہم نے ایک اشتہار دیا تھا کہ ہنر سیکھئے جس کی فیس کورس ۱۰۰/- روپیہ تھی اور مدت ۱ ماہ تھی اب ہم یہ ہی کلاس ان دوستوں کو فری کروا رہے ہیں گے جو ہمارے کوئی سے دو کورس مکمل کریں گے کنسٹرکشن فورمین کی کلاس ہر ماہ کی ۷ اور ۲۴ تاریخ کو موچی گیٹ میں شروع ہوتی ہیں اور ہر ماہ کی ۱۸ کو ہماری برانچ واقع سمن آباد میں ہوتی ہیں۔ باہر کے حضرات کے لئے رہائش کا بندوبست ہے۔

احمدی احباب کے لئے فیس میں دس فیصد رعایت

نسیم سٹیل فکسر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

- بازار لال کھوہ۔ نزد ناصر گڈی فروش اندرون موچی گیٹ۔ فون: ۲۶۸۵۷۶۸ ۴۱۱
- برانچ: مسلم کالونی۔ بسطامی روڈ۔ سمن آباد۔ لاہور

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے

فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

فون نمبر ــــ ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لیئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ ـــ راوی روڈ لاہور
پر تشریف لائیے

فون ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ۔ رہائش ۶۲۹۳۰ ۔ فیکٹری چیناٹاؤن ۴۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لیئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

پبلک پبلشرز اینڈ بک ایجنسیز رجسٹرڈ
جھوانہ بازار فیصل آباد
فون نمبر ۲۲۳۱۹
ہر قسم کی سٹیشنری اور کتب کے خرید کیلئے تشریف لائیے

ہمارے ہاں ہر کتاب اور رجسٹر کی مضبوطی اور خوبصورتی کو قائم رکھنے کے لئے ہر سائز کا پلاسٹک کور تیار کرنے کا بھی انتظام ہے۔

اکسیر رانی کھیت (گولیاں)
فی ٹیوب ۔/۲ ۔ درجن ۔/۱۸ ۔ گروس ۔/۲۰۱
ــــ مع بونس ــــ
رانی کھیت لک (ٹیبلٹس)
فی ٹیوب (۳۶ مرغیوں کے تحفظ کے لیے) ۔/۳ درجن ۔/۲۷ گروس ۔/۳۰۲ مع بونس
پولٹری کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

کیور ہومیوپیتھک کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
۸۰ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
ڈسٹری بیوٹرز: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ ۔ فون ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالص
سونے چاندی کے حسب منشاء زیورات
جدید ڈیزائنوں میں بنوانے
اور
خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز
محمود گولڈ سمتھ
الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
سندھی و فیشنی گوٹے خریدنے کا اعلیٰ مرکز
چوہدری محمود احمد و گلزار احمد صاحب
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۱۸۲
عقب مسلم کمرشل بینک!

مجید اینڈ کو
دوکان نمبر ۱۲، ۱۳
مراد مارکیٹ۔ ریل بازار
فیصل آباد (لائلپور)
ہر قسم گرم چادریں، شالیں، دھسے
تھوک ریٹ پر خرید کرنے کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں

فضلِ ربانی رحمتِ آسمانی
(مصنفہ حکیم عطاء اللہ زریں رقم)
مہنگائی، بے روزگاری، مفلسی کا خاتمہ
اہل پاکستان کی زرعی، تجارتی، اقتصادی مشکلات کا حل
اہل پاکستان کی گزشتہ تیس سالہ مصائب کا خاتمہ
قیمت صرف تین روپے۔ افضل برادرز گولبازار ربوہ

فون ملز ۲۷۹۴۶ ــ فون آفس ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ
فیصل آباد
امپورٹر ــ ایکسپورٹر
لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پاپلین ــ
جاذبِ نظر۔ دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند
آفس
مندر گلی۔ ریل بازار
فیصل آباد

موٹاپا، دبلاپن وغیرہ کے علاج کے لئے
یہاں تشریف لائیے
مفید دیسی دواخانہ ۱۷۔ وسن پورہ۔ لاہور
حکیم عبد الرحیم

SUZUKI
SUZUKI
VAN - PICK-UP - CAR
REPAIRS
سوزوکی گاڑیوں کی مرمت۔ ماہر کاریگروں کی زیر نگرانی
مرمت کی گارنٹی۔
چیکنگ کے جدید میٹرز اور مرمت کے سپیشل اوزار۔
آپکی سہولت کیلئے ورکشاپ بروز جمعہ کھلی رہتی ہے۔ ناغہ اتوار
گاڑی مرمت کروانے کیلئے ایڈوانس بکنگ کروائیں۔ شکریہ
ورکشاپ گائیڈ (نقشہ) دوسری طرف ملاحظہ فرمائیں

MINI MOTORS
54-B, GULBERG III, LAHORE Phone: 81442

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہترین کپڑے کی مشہور و معروف دوکان

مومن کلاتھ ہاؤس

گولبازار۔ ربوہ

517

دیانتداری ہمارا نصب العین ہے!

ہر قسم کے سوتی و ریشمی دیدہ زیب ملبوسات مثلاً

فلیٹ کریپ — لٹھا — ووِلی کریپ — پاپلین — سوفینی — ووِلی شفون — بیاہ شادی کے سوٹ — ٹائیٹرون — دوپٹے جارجٹ شفون — ہملٹن — ٹی کے شرٹنگ — کیمرک پرنٹ — ساٹن — بستر سیٹ — وائل پرنٹ — پردہ کلاتھ

اور دیگر اقسام کے پارچات ہمارے ہاں تسلی بخش اور مناسب قیمت پر دستیاب ہیں

ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ایک عرصے سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔ ہمارے پاس ربوہ شہر اور مضافات میں ہر قسم کے پلاٹ اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہے۔ نیز ربوہ کے ہر محلہ میں مکان بھی خرید سکتے ہیں۔ ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ۔ ربوہ

احمدی بھائیوں کی اپنی ایرکنڈیشنڈ دکان

سونے کے خوبصورت سادے، جڑاؤ زیورات

اور

الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی خرید کے لئے

آپ اپنے محبوب ادارہ

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

اور

۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴

— پر تشریف لائیے! —

پروپرائٹر: میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

ہمارا نصب العین

خدمت — دیانت — امانت

پاکیزہ فضا، پُر وقار ماحول میں سکونت اختیار کیجئے۔ مرکزِ احمدیت ربوہ میں

رہائشی پلاٹ حاصل کرنے کا نادر موقع

تفصیلات کے لئے رجوع کیجئے:-

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

ریلوے روڈ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، رحمت بازار ربوہ

پبلشر: مسعود احمد ✤ پرنٹر: سید عبدالحی ✤ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✤ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ